

## لیبیا میں سرقة اور حرامہ کی حدود کا قانون

(از جانب حبیب ریحان ندوی، فیکچر اسلام کے ائمہ ثبوٹ۔ البیضاو۔ لیبیا۔)

لیبیا، شریعت کے احیاء کے لیے ایک زرخیز سرزمین تھی اسیک ایک ایسا عرب اسلامی ملک ہے جہاں اسلامی اقدار کا تحفظ بحمد اللہ بڑی حد تک قائم ہے، اور لوگوں میں اسلام سے محبت پائی جاتی ہے۔ مسوم نظریات اگرچہ سارے عالم ساز شوون سے عالم اسلامی کے تمام نوجوانوں اور تعلیم یافتہ حضرات میں کسی نہ کسی شکل اور مقدار میں پائے جاتے ہیں، لیکن یہاں ان کی مقدار بہت کم ہے، اور اسلامی شریعت کے تجربہ کے لیے یہ بڑی زرخیز سرمیں ثابت ہو سکتی ہے۔ یہاں کے معاشرے میں فطری خوبیاں بہت ہیں۔ روزوں کا استھان یہاں کا خاص شعار ہے۔ لوگوں میں سادگی ہے۔ پوری کی وارداتیں بہت کم ہیں۔ قتل و غارت، فساد اور مذکارے شاذ و نادر ہی دائق ہوتے ہیں۔ الفرض دلوں میں اسلامی درخواست قائم ہے اور شریعت اسلامیہ کو ملک کا قانون بنانے کی مانگ یہاں کے صالح عوام کی فطری و دینی مانگ تھی۔ جسے لیبیا کی انقلابی حکومت نے پورا کیا، اور پہلے دن سے اس نے شریعت اسلامیہ کے مطابق قانون بنانے کی جو خوشخبری دی تھی اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ شریعت اسلامیہ کو تمام قوانین لیبیا کا اصل مأخذ بنانے کی تاریخی قرار داوپاس کی۔ شراب بندی کا قانون نافذ کیا۔ زکوٰۃ کے اجر اس کا قانون بنایا۔ جماد فضہ کھولا۔ جمیعت الدعوت الاسلامیہ قائم کی۔ شریعت اسلامیہ کی کانفرنس بلائی۔ علماء شریعت و قانون سُرعت کے ساتھ مکمل شرعی قانون بنانے میں مصروف ہیں، اور اگر مکمل اسلامی قانون پلاکسی رکاوٹ اور تعویق کے ان شاء اللہ نافذ ہو گیا تو یہ لیبیا کے لیے افتخار و اعزاز کی بات ہو گی۔ خدا نے پاک پیغمبر اسلام پر کوئی احسان نہیں ہو گا۔ کیونکہ یہ تو بہت بڑے شرف اور شکر کا مقام ہے کہ کسی فرد یا ملک کی قیمت میں یہ سعادت آئے کہ وہ اسلامی شریعت کا احیاء کرے اور اپنے فطری عمل کو شروع کر دے۔

لیبیی تیادت کا کامنہ | ۱۹۷۲ ص ۱۳۹۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو لیبیہ انقلابی کو نسل نے سرقة اور حرامہ

کی اسلامی حدود کا قانون نکالا ہے جو شریعت اسلامیہ سے مانع ہے۔ اس وقت اسلامی قانون کی تحقیق کی جو کوششیں لیبیا میں ہو رہی ہیں ان میں اس کو سب سے زیادہ سوتانہ اور جرأت مندانہ اقدام کیا جاسکتا ہے اس پر عالم اسلامی لیبیا کو مبارکباد دینے میں جس قدر بھی فیاضی اور مبالغہ سے کام لے مسح ہے۔

سرقة اور حراہہ دو اسلامی حدیں ہیں۔ سرقة چوری کو کہتے ہیں، اور حراہہ سینہ زوری کو، یعنی حراہہ کے اندر مذکوری تفاصیل رونما، راستہ رکن اور قتل و غارت سب آجاتا ہے۔ فقہی اصطلاح میں حراہہ کو قطع طریق اور سرقة گبری بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں حدود کی تعریف، شرعی کیفیت، اور تفصیل ان شادرائیں راقم بعد کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا۔ لیکن یہ کام تفصیل طلب ہے اور اس کے لیے کچھ وقت بھی درکار ہے۔ اس لیے وقت کی ضرورت اور تلقاضہ کے پیش نظر تاخیر کے بغیر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت لیبیا میں سرقة اور حراہہ کا جو قانون نکلا ہے اس کا زوجہ قارئین کے لیے پیش کروں۔ قانونی الفاظ اور فقہی عبارتوں میں زوجہ کے لیے انتہائی تفصیل درکار ہے۔ راقم نے علمی امانت کی وجہ سے ترجمہ حتی الامکان لفظی کیا ہے۔ لیکن جہاں مختصر تشریح کی ضرورت پڑی ہے اسے قوسیں میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ معنوں کے الفاظ نہیں بلکہ میرے الفاظ ہیں۔ بعض جگہ حاشیہ میں بھی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ سب تفصیلات و تشریحات انتہائی مختصر اور لا بُد کی ہیں۔ یہ قانون علماء و منکرین قانون کی کوششیں کا نتیجہ ہے امام مالک کے اقوال کو اصولی طور پر اپا یا گیا ہے کیونکہ شمالی افریقیہ میں مالکی ہی رہتے ہیں۔ لیکن کلی طور پر فقر کے مذاہب ارتعش سے پوری مدد لی گئی ہے۔ محدود سے چند احکام دوسرے فقهاء اور علماء سے بھی اخذ کیے گئے ہیں جو مذاہب ارتعش میں سے نہیں ہیں۔ ان کی مکمل تفصیل اور ان پر مکمل تبصرہ بعد کو کروں گا۔ یہ تفصیلی مقالہ اس طرح ہو گا۔

۱۔ سب سے پہلے قانون سرقة و حراہہ کا ترجمہ۔

۲۔ پھر آئندہ ذکرہ تو ضمیحہ یعنی حکومت کی نکالی ہوئی قانون سے متعلق تو ضمیحی یادداشت یا روپرٹ کا ترجمہ اس یادداشت میں قانون سے متعلق بہت سی تفصیلات و توضیحات بیان کی گئی ہیں، اور بعض احکام جن میں فقہی مذاہب کے سوا کسی دوسرے عالم کی رائے لی گئی ہے ان کے مأخذ اور تاویلات بتائی گئی ہیں۔

۳۔ تو ضمیحی یادداشت کے بعد بھی جو مسائل تو ضمیح طلب رہ گئے ہیں ان کی تو ضمیح اور فقہی اختلافات دیگر کی تفصیل۔

اب آئیے قانون کا ترجمہ پڑھئے۔

قانون سرقة و حراہ کا ترجیح عوام کے نام سے، انقلابی کونسل کی طرف سے ہے

شریعت اسلامیہ کے احکام کی تابعداری میں، اور جمہوریہ عربیہ لیبیا کے مسلمان عرب عوام کی رفاقت دخواہشت کو پورا کرنے کی غرض سے،

ادمیس بات کی تائید کرنے کے بے جو جمہوریاتی عربیہ (لیبیا، مصر، اور سوریا) کے دستور کا فصلہ ہے ۷

ادمیس اعلان نمبر ۱، مجریہ ۰۷ شوال ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۶۹ء

کے موافق ۷

اور انقلابی کونسل کی اس قرارداد کے ماتحت جو رمضان ۱۴۹۱ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو صادر ہوئی ۸

لہ قانون کے شروع میں "عوام کے نام سے" کی عبارت دیکھ کر یہ شبہ نہ ہو کہ اس سے مراد یہ ہے کہ "اللہ کے نام سے نہیں" جیسا کہ عام طور پر لا دینی اور وضعی قوانین کا شعار ہے، کوہ انسانوں کی سیاست اور تقینی پر قائم ہوتے ہیں، بلکہ صرف اس امر کا اظہار ہے کہ عوام کے نمائندوں کی چیزیت سے "ادمیس عوام کی مرضی کے مطابق جو شریعت پر چلنے کے لیے بے جین ہیں" یہ قانون نکالا جاتا ہے۔ کیونکہ لیبیا عوامی جمہوری حکومت ہے، شخصی بادشاہت نہیں۔ اس مفہوم کی وجہ یہ ہے کہ مقنن نے ایک سطر بعد لکھا ہے کہ "شریعت مطہرہ کے احکام کی تابعداری میں" اور یہ حقیقت انہر من الشمس ہے کہ شریعت اسلامیہ کی تابعداری خدا کی مرضی اور نام کے بغیر نہیں کہ خدا دند تعالیٰ ہی شریعت کو نازل کرنے والے ہیں، اور لیبیا ایک ایسا اسلامی ملک ہے جو ان کتاب و سنت اور اقدار اسلامی کی روشنی میں بنائے چاہے ہیں۔ اس لیے ایک فیصلہ بھی لا دینی قوانین کے اتباع کا شبہ اس جملہ میں نہیں ہو سکتا۔ دراصل یہ حقیقت ہے کہ اسلام میں حاکم یا حکومت جس طرح خدا کے سامنے جواب دے ہے اسی طرح مخلوق خدا اور عوام کے سامنے بھی اپنے ہر استنباطی اور اجتہادی عمل میں جواب دے ہے۔ اس لیے عوام کی طرف سے انتخاب، ان کی نمائندگی، ان کی مرضی اور مشورہ شرعاً واجب ہے اور انہیں کی رعایت سے یہ جملہ لکھا گیا ہے۔ یعنی کسی فرد واحد، مطلق العنوان بادشاہ یا جابر و ظالم حاکم کی اپنی ذاتی خواہش، من مانی اُبیح اور شخصی تغیر پر اس قانون کی بنیاد نہیں ڈالی جا رہی بلکہ شریعت کے احکام صادر ہیجے جا رہے ہیں۔ اس لیے مقنن کے ضمیر میں اور قانون کے ہر ہر جملہ میں شریعت کی ایماع اور حمود جیسے قوانین کے نفاذ میں اللہ کا نام اور عظمت اور قانون الہی کا احیاء موجود ہے جو اس بات کی مکمل صفات ہے کہ لبیقی مقنن نے قلب و نظر سے تحت الشور اور تحت السطور میں بسم اللہ کا اقرار و اعتراف ضرور کیا ہے، اور اس کا اظہار قانون کی دوسری سطر میں موجود ہے۔

جس میں ان کمیٹیوں کی تشکیل کا اعلان تھا جو موجودہ قوانین پر نظر ثانی کریں اور اسلامی شریعت کے اساسی (بنیادی) اصولوں کے مطابق اس میں ترسیم اور تیدیلی کریں۔ اور عقوبات و بناوی اجراءات (PENAL CODE - CRIMINAL LAW) کے دلوں قانونی سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد جواہر احتمال مطابق ۲۷، ۳۷ احمد مطابق ۲۸، نومبر ۱۹۵۴ء میں صادر ہوئے، اور اس اعلیٰ کمیٹی کے اعمالِ نمائیہ (آخری کامروں اور رپورٹوں) کی روشنی میں جو قوانین پر نظر ثانی کے لیے انتقلابی کونسل کی طرف سے ۹، رمضان ۱۴۷۱ھ مطابق ۲۸، اکتوبر ۱۹۵۶ء مکونا گئی تھی، اور وزیرِ عدل (النصاف) کے پیش کرنے اور مجلسِ وزراء کے پاس کرنے کے بعد، ..... بیوقاون صادر کیا جاتا ہے۔

### بَابُ أَقْلٍ

## حد سرقة سے متعلق احکام

دفعہ ۱۔ وہ ضروری شرطیں جن کا پورا ہونا اس سرقة کے لیے ضروری ہے جس پر حدنا فدر ہوگی۔ مادہ نمبر کے احکام کی مراعات کے ساتھ یہ شرطیں اس سرقة کے لیے ضروری ہیں جس پر حدنا فدر ہوگی۔

- ۱۔ یہ کہ مجرم عاقل ہوئے کامل ۸ اسال بھر کی اس کی عمر ہو، مختار ہو، محتاج یا مضطرب نہ ہو۔
- ۲۔ مجرم مال حاصل کرے، اپنی ملکیت بنانے کے قصد سے۔

۱۔ مضطرب و محتاج فقہی لفظ ہیں جو ضرورت و حاجت کے فرق کو واضح کرتے ہیں۔ اضطرار اس مجبوری اور محبوک کی حالت کر کہتے ہیں جس میں سو اور حرام اشیاء تک کھانی جائیز ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں حد کا تیام اجماع سے تہیں ہوگا۔ حاجت ضرورت اور اضطرار سے کہے ہے۔ لیکن سخت حاجت کی صورت میں بھی قطع نہ ہو گا کہ حدود شبہات سے ختم ہو جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں متفق نے آسان قول لیا ہے اور یہ صحیح ہے کیونکہ اسلام میں کسی بھی محتاج شخص کی حاجت پوری کرنا حکومت پر، پھر اقر بار پر، پھر ٹیڈیوں پر اور پھر ساری سوسائیٹی سکے افراد پر واجب ہے۔ اس موضوع کی مزید تفصیل بعد کو کی جائے گی۔

۳۔ یہ کہ مسروقہ مال منقول ہو۔ متنقول ہو۔ (مالیت رکھتا ہو) محترم ہے۔ کسی دوسرے کی ملک ہو، حینہ (محفوظ جگہ یا حفاظت) میں ہو۔ اس کی تیمت چوری کے وقت دس دنیاں لیبی میں سے کم نہ ہو گی۔  
 دخوا ۲۔ سرقہ کی حد [اگر دہ ساری شرطیں جو دفعہ نمبرا میں بیان ہوئی ہیں پوری ہوں تو ساری پر حد نا فذ ہو گی]، اور اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

دخوا ۳۔ وہ صورتیں جن میں حد سرقہ نا فذ ہو گی

حد سرقہ کی تطبیقی ان صورتوں میں نہ ہو گی جی میں مجرم کے لیے کوئی شبہ موجود ہو، جیسے حسب ذیل اشیاء۔  
 ۱۔ اگر چوری عام جگہوں (دفتروں، کارخانوں، دکانوں وغیرہ) میں سے کام کے دوران ہوئی ہے، یا کسی بھی الیکٹریک گہرے سے بھائی مجرم کو داخل ہوتے کی اجازت ہے اور مال مسروقہ محرز (محفوظ جگہ یا حفاظت) میں نہیں ہے۔

۴۔ امام مالک کے ذہبی میں مال مسروقہ میں نصاب کے بعد تین نبیادی شرطیں اور ہیں، قریبی نے لکھا ہے (۱۸۶-۶)  
 مما یقتول و یتملاک و یجعل بیعہ حاشیۃ العددی میں ہے (۳۰۵-۳۰۴) مما یفتقم بیہ  
 متنمول سے مراد یہ ہے کہ مالیت رکھتا ہر چیز میں شرعاً مالیت نہیں رکھتیں، اور بعض کی مالیت کے باسے میں اختلاف ہے، جیسے سور، شراب، اس کے برتن، گاتنے کے آئے وغیرہ۔ بعض چیزیں مالیت رکھتی ہیں لیکن نفع نہیں پہنچا سکتیں جیسے وہ گھا بوجو عالم نزع میں ہو، یا وہ حقیر و تافہ چیزیں جو دارالاسلام میں سب کے لیے حلال ہوں۔ یعنی مالک سے مراد یہ ہے کہ اس کا پتی ملکیت بنا نا مسلمان کے لیے جائز ہو، محترم کے معنی ہیں کہ مسلمان کے لیے اس کا فروخت کرنا جائز ہو۔  
 بعض چیزیں وہ ہیں کہ مالیت بھی رکھتی ہیں، ملکیت بھی جائز ہے لیکن فروخت کرنا جائز نہیں جیسے قربانی کا گورنمنٹ۔  
 اس سلسلے کے جزو دی فقیہی مسائل تفصیلی مضمون میں بیان کروں گا۔

۵۔ حرز کے معنی ہیں محفوظ ہونا یا محفوظ جگہ میں ہونا، کیونکہ حرز کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ حرز بالمكان یا حرز شخصی۔ ۲۔ حرز بالحافظۃ۔  
 ان کی تعریفات، اور انہر فقرہ کے نزدیک حدیں اور باریکیاں فقیہ طور پر، بہت ہیں جو سرقہ و حراہ سے متعلق تفصیلی مفہوم ہیں پیش کی جائیں گی۔

۶۔ یہ اب ایکم خنی جکا قول ہے، تو ضمیح یادداشت میں اس کا مانند ادعا صاحبت اور تناولی پیش کی گئی ہے، اور مزید اس کی تشریح و توضیح را تم تبرہ دلیے مضمون میں پیش کرے گا، کیونکہ یہاں کاربجہ کے قول سے معارض ہے، اور نصاب مرتبہ سے متعلق دوسرے بُعد فقرہ و علمائے امت کے اقوال بھی تفصیل کے ساتھ پیش کرے گا۔

- ۳۔ اگر چوری اصول (باب دادا) یا فروع (بیٹا پرستا) کے درمیان یا میان بیوی یا محارم کے درمیان ہوئی ہے۔
- ۴۔ اگر مسدود قدمال کا مالک مجہول (غیر معلوم) ہے۔
- ۵۔ اگر مسدود قدمال کا مالک مجرم کا مقر وطن ہو، اور ادا ایسگی میں مال مثول کر رہا ہو یا انکار کرتا ہو اور ادا ایسگی قرضہ کا وقت نکل چکا ہو، سرقہ سے قبل، اور مجرم نے جس مال پر غیضہ کیا ہو وہ اس کے حق کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو لیکن یہ زائد مال اس کے گمان میں نصاب تک نہ پہنچتا ہو۔<sup>۲</sup>
- ۶۔ اگر مجرم سرقہ کے جرم میں شرکیت ہو دوسروں سے آفاق، اعمار نے اور مساعدت کی حد تک، اجنبی تک کہ اس کی مساعدت اور مدعاں حد تک نہ پہنچے کہ وہ براہ راست مجرم کے دائرہ میں آجائے۔
- ۷۔ اگر مجرم مال مسدود قدمال کا مالک بن جائے، سرقہ کے بعد اور دعویٰ میں آخری فیصلہ صادر ہونے سے قبل۔
- ۸۔ اگر مجرم کمی ہوں کسی ایسے سرقہ میں جوان سب کے تعاون کے بغیر ممکن نہ ہو، اور ان میں سے ہر ایک کے حصہ میں (مال مسدود قدمیں سے) نصاب سے کم رقم آئی ہو۔
- ۹۔ اگر کسی ایسی جگہ سے سرقہ ہو اجہاں سارق کی ملکیت کا شبہ ہوتا ہے، جیسے کسی مشترک کمپنی سے یا کسی وقف میں سے اپنے مستحق حق کا، یا جیسے بیت المال یا مال غیرت میں سے۔<sup>۳</sup>
- ۱۰۔ ترجیح رشید دار جیسے چیخا، خالد وغیرہ۔ یہ قول بھی امام ابوحنینہ روا کا ہے۔
- ۱۱۔ رقم قانون کی اہم اور مخصوص دفعات پر حاشیہ لکھا رہا ہے، ورنہ ہر فصوص پر فتحی اقوال موجود ہیں۔ اس مسئلہ اور اس جیسے تمام جزوی اختلافات والے مسائل کو ترتیب دار تبصرہ والے آخری مضمون میں بیان کیا جائے گا۔
- ۱۲۔ کسی بھی طریقے سے مال مسدود قدمال کی ملکیت بن جائے جیسے یہ مال اس کو پوری کردیا جائے یا ہبہ کردیا جائے یا فروخت کر دیا جائے یہ قول صرف امام ابوحنینہ کا ہے اور اکثر اقوال کی طرح لبپی مفہوم نے یہ قول بھی امام صاحب کے قول سے انخذل کیا ہے۔
- ۱۳۔ یہ قول بھی حنفی فقہ سے انخذل کیا گیا ہے، مالکی فہریت میں بیت المال سے چوری پر باتفاق رباتی اگلے ضمیر پر۔

یہ تمام احوال جو اور ہم بیان کیجئے گئے ہیں، (لبیپی) قانون عقوبات میں کسی قانونی چارہ جوئی کو معطل نہیں کر سکتے اور  
نہ خلیل ڈال سکتے (لیستی قطعی نہ ہونے کی صورت میں موجودہ فوجداری قانون کے مطابق تعزیری سزا میں یا قریب میں گئی، شبہ  
کی صورت میں بالکل معاف نہیں ہو جائے گی) اور قانون عقوبات ناقدر ہے گا۔)

## باب دوم

### حدود حرامہ سے متعلق احکام

د فوہہ - حرامہ کا جرم اور وہ واجب شرطیں جو کی موجودگی میں حد ناقدر ہو گی:

۱۔ حرامہ کا جرم حسب ذیل دو صورتوں میں پورا ہو گا۔

(الف) کسی دوسرے کے مال پر منابعت (ذریغہ دستی، غلبه اور قوت کے ساتھ) قبضہ کرنا۔

(ج) عام لوگوں پر قطعی طریقے کرنا (قافلہ رہنا، رہنمی کرنا) اور لوگوں کو چلنے سے روکنا ڈرانے اور دھکانے  
کے قصد سے

۲۔ ان دو توں صورتوں میں یہ شرط ہے کہ ہتھیار استعمال کیے گئے ہوں یا کوئی ایسی چیز بوجسمانی اذیت اور  
ڈرانے دھکانے کے قابل ہو۔

۳۔ اگر حواب آبادی میں ہو تو غوث (مدد) پہنچ سکنے کا اسکان بھی ایک شرط ہو گی۔

۴۔ یہ ضروری ہے کہ جرم عاقل ہو، اشارہ سال ہمہری پورے کر لیئے ہوں، مختار ہو مضطرب نہ ہو۔

د فہریہ - حد حرامہ

محارب پر حد حسب ذیل طریقے سے ناقدر ہو گی۔

(الف) قتل کیا جائے گا اگر اس نے قتل کیا ہو خواہ مال پر قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(لیقیہ صفوہ سابقہ) قتل ہو گا۔ مال غنیمت میں سے بھی ابی قاسم کے قول کے مطابق ہر صورت میں قتل ہو گا۔ عبد الملک کے  
نذر ویک اپنے حق سے تین درہم زیادہ میٹھے کی صورت میں، لیکن اگر وہ غنیمت میں عقد اور ہی نہیں ہے تو پھر انکی نذر ویک میں باتفاق  
قتل ہو گا۔

(ج) دایاں ہاتھ اور بایاں پیر کاٹا جائے گا۔ اگر صرف مال پر قبضہ کیا ہے اور قتل نہیں کیا ہے۔  
 (ج) جیل دی جائے گی اگر اس نے راستے میں ڈرایا اور دھمکایا ہے یہ۔

دفعہ ۶ :

حد حراہ توبہ سے ساقط ہو جائے گی، اگر مجرم پکڑے جانے سے پہلے تو بکرے اور سیان دونوں حسب ذیل طریقوں سے ممکن ہے۔

(الف) اگر مجرم اپنا جرم مستولین (حکومت اور پولیس وغیرہ) کے علم میں آنے سے قبل ہی چھوڑ دے اور اپنے اس فعل کی اطلاع توبہ کے اعلان کے ساتھ کسی طرح بھی نیابتہ عامر (PUBLIC PROSECUTOR) تک پہنچا دے۔

(ج) اگر وہ خود اختیاری طور پر اطاعت کے ساتھ اپنے آپ کو پولیس یا نیابتہ عامر کے حوالے کر دے، اس پر تابو پائے جانے (گرفتاری) سے پہلے۔

۷۔ توبہ کے ذریعہ حد حراہ ساقط ہو جانے سے بھی پر زیاد تباہ ہوئی ہیں ان کے حقوق معاون نہیں ہو سکتے، جیسے قصاص دیتے وغیرہ۔ اسی طرح وہ سزا نہیں اور تعزیرات بھی جو قانون عقوبات (لیبیا) میں موجود ہیں ان جرائم سے متعلق جن کی سزا موجود ہے۔

دفعہ۔ توبہ جو حد حراہ کو ساقط کرے گی اس کی تحقیق کے طریقے:

۱۔ اگر مجرم نے دفعہ بالا کی رو سے اپنی توبہ کا اعلان کیا تو اس کا اعلان کیا تو نیابتہ عامر اس واقعہ کی تحقیق کرے گی، اور ان شرطوں کی وجہان میں بھی جو حد کو ساقط کرتی ہیں۔

۲۵ آیت حراہ (ماندہ ۳۳) میں لفظ «او» کی تغیری و تشریح میں علامہ کاظمی اخلاقی کے آیا اس میں امام کو اختیار دیا گیا کہ بیان کرو وہ سزاویں میں سے بھروسے ہے اس لفظ میں جرم کی تعریف مقصود ہے، یعنی جرم کی مختلف صورتیں ہیں اور ان میں مختلف احکام بیان کیے گئے ہیں۔ یہ دوسرا قول اخلاق کا قول ہے۔ مقتنی نے تمیزوں شکلیں تحرید کے ساتھ اسی طرح لی ہیں، اور «لفی» بھی اخلاق کے قول سے اخذ کی گئی ہے جس کے معنی شہر پدر یا جلاوطن کرنے کے لغوی معنی کے بجائے مجازی اور اصطلاح شرعاً میں جس اور قید کے معنی یہ گئے ہیں، چوتھا شکل یہ ہو سکتی ہے کہ چوری بھی کی اور قتل بھی کی۔ مقتنی نے اسے (الف) میں بیان کیا ہے اس کی اور اس مرضوع کی تفصیل بعد کو بیان کی جائے گی۔

۲۔ اگر تحقیق سے بیشباخت ہو اکہ مجرم ایسے جرمون کا مرٹکب ہے جن پر قانونی طور سے وہ سزا کا مستحق ہے یا اس پر ایسے حقوق واجب ہوتے ہیں جو جن پر زیادتی ہوئی ان کا حق ہیں، جیسے فصاص، دیت یا مال کا ضمان، یا ان میں سے کسی چیز کے بارے میں شک پیدا ہوا تو نیابتہ عامہ ان اور اوقات کو ان مدلولات سے متعلق عدالت میں پیش کرے گی تاکہ ان پر فیصلہ صادر ہو۔

۳۔ لیکن اگر تحقیق کے بعد ان نہ کو رہ بالا چیز دل میں سے کوئی چیز ثابت نہیں ہوئی تو پھر نیابتہ عامہ یہ فیصلہ کرے گی کہ وہ مجرم جس نے گرفتاری سے قبل تو بہ کربلی سہیں کے خلاف دعویٰ پیش کرنے کے کوئی ضرورت نہیں۔  
(باتی)

**کیا ہم مسلمان ہیں؟** ترجمہ: ساجد الرحمن صدیقی ایم، اے  
مصنف: محمد قطب  
عالم اسلام کے غظیم رہنما سید قطب شہید کے بھائی محمد قطب کی فکر انگریز کتاب **ہاسلام کا حقیقی مضمون اور اسلامی نظام از تقدیمی پر حاضر ابوجث**۔ عقول اولیٰ کے مسلمانوں کی حقیقی تصویر۔ ہمارے پیے ایک آئینہ ہاسلام سے انحراف کا تاریخی پس مندرجہ دراخی و اعمال کیا تھے۔  
اوٹنیزی اور اعنی اور صلیبی سامراج نے اسلام کے خلاف کیا سازشیں کیں؟ وجہ یہ لادینی نظریات کی ناکامی کے بعد انسانیت کا مستقبل  
..... پھر اسلام ہی سے روشن ہو گا۔  
مائیں صفحات ۱۱۶ سعید کاغذ قیمت: ۵/-  
**ادراسۃ الحسنات**. ۴۔ اے فیلدار پارک، اچھہ، لاہور۔ فون نمبر ۹۸۷۶۵۴۳۲

## الكلية الإسلامية

دینی درسگاہ  
رجسٹرڈ

الكلية الإسلامية میں تغیر و حدیث اور اردو، فارسی کی تعلیم دی جاتی ہے۔  
الكلية الإسلامية میں تحریک اسلامی کے کامکن تیار کرنے کی طرف خصوصی توجیہ دی جاتی ہے۔  
الكلية الإسلامية میں طلباء کے لیے کتب کے علاوہ طعام و قیام کا سمجھی انتظام ہے۔  
الكلية الإسلامية آپ کے پیغمبر کے لیے بیتین درسگاہ اور صدقات و عطیات کا بہترین صرف ہے۔  
(مولینا) محمد رفیق جاہد معتقد الكلية الإسلامية جیم یارخان۔ فون ۳۰۸۰